السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طیب فاروق بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ حدیث میں بطور تکبر شلوار ٹخنوں سے نیچا کرنے کی ممانعت ہے اگر کوئی عادتاً ایسا کرتا ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے ؟ نیز اسے کس حد تک اونچا رکھنا چاہیے جو عورتیں اپنا کپڑا ٹخنوں سے اوپر رکھتی ہیں ان کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے حدیث میں شلوار کے بجائے تہبند کا ذکر ہے کیا یہ حکم عام ہے یا تہبند کے ساتھ خاص ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو تکبر اور غرور کرتا ہوا اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ (صحیح بخاریؒ: کتاب اللباس)

"خیلاء" کے لفظ سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ تکبر کے بغیر عادت کے طور پر ٹخنوں سے کپڑا نیچے کرنا جائز ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کو ہی تکبر کی علامت قرار دیا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں حدیث میں ہے اپنی چادر کو ٹخنوں سے نیچے کرنے سے اجتناب کرو کیوں کہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ مخلوق سے تکبر کو پسند نہیں کرتے۔ (ابوداؤد: کتاب اللباس)

اس حدیث میں تکبر اور غیر کی بنا پر ٹخنوں سے نیچے کپڑا کرنے والے کے لیے دو الگ الگ سزاؤں کا بیان ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر بڑی عمدہ بحث کی ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ (فتح الباری 10/257:)

اس سلسلہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ مومن کی چادر نصف پنڈلی تک ہوتی ہے پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان چادر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ کا حصہ ہے اور جس نے تکبر اور غرور کرتے ہوئے کپڑا نیچے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا، (ابوداؤد: کتاب اللباس)

اپنے کپڑے کو اس حد تک اونچا رکھنا چاہیے اس کے متعلق متعدد احادیث میں نصف پنڈلی تک اونچا رکھنے کی حد مقرر کی گئی ہے چنانچہ کعب احبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ حمادین اللہ کی بکثرت حمد وثنا کرنے والے ہوں گے وہ یوں کہ اوپر چڑھتے وقت اللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے او رنیچے اترتے وقت اللہ کی تعریف کریں گے اور اپنی چادروں کو نصف پنڈلی تک رکھیں گے، (دارمی: 1/5)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی پہچان یہی بتلائی ہے کہ اس کی

اس وعید سے چار صورتیں مستثنیٰ چادر نصف پنڈلی تک رہتی ہے۔ (ابوداؤد) ہیں۔

(1) کسی کی توند بڑھی ہوئی ہے یا جسم کے نحیف ہونے کی وجہ سے کمر میں جھکاؤ ہے کوشش کے باوجود چادر نیچے ہو جاتی ہے ایسی حالت میں اگر چادر ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو مواخذہ نہیں ہوگا۔

(2) بعض دفعہ انسان گھبراہٹ کے عالم میں اٹھتا ہے اور جلدی جلدی چلتے ہوئے بے خیالی میں چادر ٹخنوں سے نیچے آجاتی ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ صورت اس سخت وعید کے تحت نہیں ہوگی۔

(3) ٹخنوں یا پاؤں پر زخم ہوا اور اسے ڈھانپنے کے لیے کوئی اور کپڑا نہ ہو تو مکھیوں اور گرد و غبار سے بچانے کے لیے اپنی چادر کو ٹخنوں سے نیچے کیا جا سکتا ہے۔

(4) عورتیں بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سخت وعید سنائی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کرنے پر آپ نے وضاحت فرمائی کہ عورتیں ایک ہاتھ تک کپڑا نیچے لٹکا سکتی ہیں (ترمذی: ابواب اللباس)

اگر عورت اس کے باوجود اپنا کپڑا اوپر رکھتی ہے جس سے قابل ستر حصہ ننگا ہوتا ہو تو وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے جرم کا ارتکاب کرتی ہے

یہ سخت وعید صرف چادر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر قسم کے کپڑے سے متعلق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کپڑا نیچے لٹکانے کا حکم چادر قمیص اور پگڑی وغیرہ کے لیے عام ہے۔ (ابوداوَد: کتاب اللباس)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم چادر کے متعلق دیا ہے وہی قمیص کے متعلق ہے نیز راوی حدیث حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ محارب بن دثار سے دریافت کیا کہ آپ نے چادر کا ذکر کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق طور پر کپڑے کا ذکر کیا ہے چادر وغیرہ کا خصوصیت کے ساتھ تو ذکر نہیں کیا، (صحیح بخاری کتاب اللباس)

لہذا شلوار وغیرہ کے بارہ میں بھی وہی حکم ہے۔جو چادر اور تہبند کا ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:470